www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ڈاکٹر نصیر احمد اختر
کراچی یونیورسٹی

فقہ واجتہاد

اسلامی حکومت میں مسلم فرد کیلئے

حصولِ ملکیتِ اراضی کے اصول و قواعد

انسان مدنیت طبع ہونے کے ناطے دوسرے انسان کا محتاج ہے اسی طرح یہ بھی واضح ہے کہ کوئی انسان خواہ کسی بھی حالت میں کیوں نہ ہو تنہا اپنی جملہ ضروریات پوری نہیں کر سکتا بلکہ دوسرے انسان کا محتاج ہے۔

ہر انسان اپنی صلاحیت کے مطابق انسانی ضروریاتِ زندگی کے لئے پیداواری یونٹ ہے اور ہر یونٹ کی پیداوار دوسرے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ہر یونٹ اپنی پیداوار کا زائد حصہ دوسرے کو دیکر اپنی بقیہ ضروریات کو حاصل کرتا ہے اور یہی معاملات کی اصل اساس ہے۔ یوں ہر یونٹ اپنی پیداوار کا مالک بن جاتا ہے۔ لہٰذا زیر نظر مضمون میں ان عوامل کی نشان دہی کی جاتی ہے جن کو اختیار کرنے سے انسان قطعۂ ارضی کا مالک بن جاتا ہے اسی طرح اسلام میں ملکیت کی تعریف اور ایک انسان کا اپنی مملوکہ زمین میں تصرف کا اختیار پہچاننا از حد ضروری ہے۔

ملکیت کی تعریف

کتب لغت میں لفظ مِلك کا معنی "کسی چیز پر قبضہ اور حق تصرف ہے"۔

ابن درید کا قول ہے :

الملك ما يحويه الانسان من ماله [1]

"انسان کا جس چیز پر قبضہ ہو وہ اس کی ملکیت ہے"

ابن سیدہ کا قول ہے :

الملك احتواء الشيء و القدرة على الاستبداد به [2]

"کسی چیز کا قبضہ اور اختیارِ تصرف ملکیت ہے"۔

قرآن مجید میں بھی لفظ ملک اسی معنی میں استعمال ہوا ہے :

﴿ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ [3] ﴾

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"کیا انکو علم نہیں کہ ہم نے ان کیلئے جانور پیدا کیے اور یہ ان میں جو چاہیں تصرف کرتے ہیں"۔

ملکیت کی اصطلاحی تعریف

کسی انسان کا کسی چیز کا مالک ہونا یہ مفہوم رکھتا ہے کہ اب کوئی دوسرا شخص مالک کی رضامندی کے بغیر اس چیز سے کوئی فائدہ نہیں حاصل کر سکتا۔

مذکورہ مفہوم سلف کے علم میں تھا اور معاملات میں وہ اس کا پورا پورا خیال رکھتے۔ جیسا کہ قرآنی احکام اور احادیثِ رسولؐ کسی کو دوسرے کی ملکیت میں مداخلت سے نہ صرف منع کرتی ہیں بلکہ اسے ایک قابلِ سزا جرم گردانتی ہیں۔ جیسا کہ چوری اور ڈاکہ کی سزائیں اسلام میں معلوم و معروف ہیں۔

البتہ ملکیت کی ایسی تعریف کہ جس میں شروط و قیود کا خیال رکھا گیا ہو اور ایک فنی حیثیت رکھتی ہو، ساتویں صدی کے مشہور فقیہ القرافی سے قبل نہیں ملتی، انکا قول ہے:

الملك إباحة شرعية في عين أو منفعة تقتضي تمكن صاحبها من الانتفاع بتلك العين أو المنفعة أو أخذ العوض عنه من حيث هي كذلك(4)۔

"ملکیت وہ شرعی جواز ہے جس سے انسان کسی چیز کے عین منفعت کا حق دار بن جاتا ہے کہ وہ اس عین منفعت سے خود مستفید ہو یا اس کا عوض حاصل کر سکے"۔

مذکورہ تعریف چونکہ ابتدائی کوشش تھی چنانچہ ابن نجیم نے ملکیت کی اصطلاحی تعریف مزید بہتر کی ہے جو جامع اور مانع بھی ہے:

الملك قدرة يثبتها الشارع ابتداء على التصرف إلا لمانع (5)

"ملکیت وہ قدرت و صلاحیت ہے جسے شارع نے (سوائے کسی مانع کے) ابتدا سے ہی تصرف کے لئے ثابت رکھا ہے"۔

تو شرعاً ملکیت انسان اور مال کا وہ تعلق ہے جسے شارع نے برقرار رکھا اور انسان کو سوائے کسی مانع کے شرعی حدود میں رہتے ہوئے اس سے ہر قسم کے منافع کا حصول کا اختیار و تصرف دیا ہے۔

انسانی ملکیت

جیسا کہ ملکیت کی تعریف میں ذکر ہے کہ کوئی انسان کسی مملوکہ چیز کی ذات کا مالک نہیں ہوتا بلکہ مملوکہ چیز سے منسلک فوائد اسکی ملکیت ہیں اور انسانی ملکیت کی رغبت بھی کسی چیز سے اسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک مملوکہ چیز سے فوائد و منافع منسلک ہوں۔ فوائد کے خاتمہ کے ساتھ ہی انسانی رغبت

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نہ صرف ختم ہو جاتی ہے بلکہ انسان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اسی طرح انسان صرف انہی چیزوں کا مالک بنتا پسند کرتا ہے جن سے اسے فوائد حاصل ہونے کی توقع ہو۔ بصورتِ دیگر وہ مالک بنا ہی پسند نہیں کرتا۔

چونکہ وسائل پیداوار میں زمین کی حیثیت کلیدی ہے اور تمام بنی نوع انسان ہی زمین پر زندگی کی منصوبہ بندی کرتے ہیں، حصول رزق کے لئے مشرق و مغرب کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ اسی زمین پر بستیاں و شہر آباد ہوتے ہیں اور اسی زمین سے زرعی اجناس کے حصول کے لئے بڑے بڑے زرعی فارم وجود میں آتے ہیں۔ زمین کی پیداوار سے ہی انسانی زندگی قائم ہے۔ زمین پر ہی بڑی بڑی تجارتی منڈیاں اور بڑی بڑی صنعتیں قائم ہیں تو یوں انسان کے لئے ملکیتِ زمین از حد ضروری ہے اور خود انسان بھی ملکیتِ زمین کو دیگر اشیاء کی ملکیت پر ترجیح دیتا ہے۔ چنانچہ جنگ و جدل کا اہم سبب زمین پر قبضہ و دفاع ہوتا ہے۔

اسلام نے بھی اس فطری امر کے پیش نظر انفرادی و اجتماعی ملکیت کا تصور پیش کیا ہے۔ لیکن یہ تصور ہر دو تصور (اشتراکیت و سرمایہ داری) سے مختلف ہے۔ ایک اسلامی مملکت میں زمین بحیثیت مالک کے تین حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہے :

۱۔ مسلم افراد کی ملکیت

۲۔ غیر مسلم افراد (اہل الذمۃ) کی ملکیت

۳۔ حکومت کی ملکیت

ذیل میں سب سے پہلے ان اصول و قواعد کا ذکر کیا جاتا ہے جو مسلم افراد کی ملکیت کے لئے اسلام نے اپنائے ہیں :

قاعدہ نمبر ۱

کسی علاقہ میں جب ابتداءً اسلام کی دعوت کا پرچار ہو اور اس وقت کوئی شخص مسلمان ہو جائے تو اس کی جملہ زمین جو اسلام سے قبل اس کی ملکیت تھی، اسلام کے بعد بھی اس کی ملکیت میں برقرار رہے گی۔ جیسا کہ مدینہ منورہ کے انصار اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اپنی سابقہ زمینوں کے مالک تھے۔ آج تک اس بات پر اجماع ہے اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے :

اذا اسلم الرجل فھو احق بارضہ ومالہ[٦]

"جب کوئی شخص مسلمان ہو تو وہ اپنی زمین اور اپنے مال کا زیادہ حق دار ہے"۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو خط لکھا کہ جو شخص قتال سے قبل مسلمان ہو جائے وہ امتِ مسلمہ کا ایک فرد ہے اور اسے مسلمانوں کے تمام حقوق حاصل ہیں[۷]۔ اسی طرح حذیفہ بن یمانؓ کے خط کے جواب میں حضرت عمرؓ نے لکھا:

أیما رجل أسلم قبل أن تضع الخراج علی أرضه وعلی رأسه فخذ من أرضه العشر وألغ عن رأسه ولا تأخذ من مسلم خراجا[۸]

"جو شخص اس سے قبل کہ آپ اس کی زمین پر خراج اور اس کی ذات پر جزیہ مقرر کریں، مسلمان ہو جائے تو اس کی زمین سے عُشر وصول کرو اور جزیہ ختم کر دو اور کسی مسلمان سے خراج وصول نہ کرو"۔

اب چند فقہاء کے اقوال نقل کرتے ہیں تاکہ بات مزید واضح ہو جائے۔ مجاہد بن جبیرؒ کا قول ہے

کل من أسلم من خلق الله قبل القتال فهم أحرار مسلمون وأرضوهم أرض عشر[۹]

"مخلوق خدا میں سے جو بھی قتال سے قبل اسلام قبول کرنے وہ آزاد مسلمان ہیں اور ان کی زمینیں ان کی ملکیت ہیں، ان سے عشر وصول ہوگا"۔

حسن بن صالح کا قول ہے:

إذا أسلم علی الأرض أهلها فهی أرض العشر[۱۰]

"جب کسی علاقہ کے لوگ مسلمان ہو جائیں تو ان کی زمین ان کی ملکیت رہے گی اور یہ عُشری زمین ہو گی"۔

قاضی ابو یوسف سے ایسے لوگوں کے متعلق سوال ہوا جو اہل حرب سے خود بخود مسلمان ہو جاتے ہیں تو فرمایا:

إن دمائهم حرام وما أسلموا من أموالهم فلهم وکذٰلك أرضوهم لهم وهی أرض عشر بمنزلة المدینة حیث أسلم أهلها مع رسول اللهﷺ وکانت أرضهم أرض عشر[۱۱]

"انکا قتل حرام ہے اور اسلام کے وقت جو بھی ان کا مال ہے وہ سب ان کی ملکیت ہے اور اسی طرح ان کی زمینیں بھی ان کی ہیں اور یہ عشری زمین ہے مدینہ کی زمین کی طرح کہ وہ لوگ رسول اللہﷺ کے ساتھ مسلمان ہوئے اور ان کی زمینیں عشری ہیں"۔

امام ابو عبید قاسم بن سلام نے بھی عشری زمینوں کی انواع واقسام بیان کرتے ہوئے سب سے پہلی قسم یہ بیان کی ہے کہ جس زمین کے باشندے خود بخود اسلام قبول کرلیں۔[۱۲]

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ